نو آموز خطباء کے لیئے یقیناً سنگ میل اور مینارہ نور ثابت ہوگی۔ہم ترجمان الحدیث کے معزز قارئین سے کتاب کے مطالعہ اور خریدنے کی شفارش کریں گے۔کتاب اپنی علمی رعنائیوں کے ساتھ ساتھ ظاہری جاذبیتوں سے بھی آراستہ ہے۔تاہم قیمت مناسب ہے۔

نام کتاب	تذکرۂ ابوالوفاء	نام مصنّف	ملک عبدالرشید عراقی سوہدروی
بڑا سائز	صفحات ۱۷۶	کتابت خوبصورت	طباعت مناسب
کاغذ عمدہ	جاذب نظر کور	بلاقیمت یعنی مفت	
ملنے کا پتہ	ندوۃ المحدثین اسلام آباد گوجرانوالہ		

ہندوستان پر انگریز نے اپنا تسلط جمانے کے بعد عیسائی مشنریوں کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے عقائد کو متزلزل کرنے کے لیئے نہایت جارحانہ انداز اختیار کیا۔سیاسی طور پر انگریز مسلمانوں کو مفلوج کر چکا تھا۔اور مسلمانوں کے عقائد کو پامال کرنے کے لیئے عیسائی مشنریوں سے انگریز نے تابڑ توڑ حملے شروع کروادیئے۔ایسے تیرہ و تار ماحول میں اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی نابغہ عصر اور عبقری زمان شخصیت کو پیدا فرمایا۔مولانا امرتسری مرحوم گم نامی اور غربت کی صفوں سے اٹھے اپنی دیانت، امانت دینی حمیت اسلامی غیرت علمی استعداد خداداد ذہانت و فطانت برجستہ گوئی، حاضر جوابی اور خلوص کی بدولت شہرت کے آسمان پر پہنچے مولانا امرتسری مرحوم نے اپنے وقت کے اساطین علم اور محدثینِ عصر مولانا احمد اللہ امرتسری استاذِ پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان محدّث وزیر آبادی، شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین محدّث دہلوی مولانا محمود الحسن دیوبندی، مولانا احمد حسن کانپوری سے اکتسابِ علم کیا۔اور پھر پوری زندگی دین کی سربلندی، اسلام کی سرفرازی، دینی اقدار کے فروغ، دینی علوم کی تبلیغ و اشاعت حق و صداقت کی پاسبانی و علمبرداری اور دینِ حقہ کے دفاع میں بسر فرمائی۔مولانا عبداللہ مرحوم فیصل آبادی فرمایا کرتے تھے۔کہ مولانا ثناءاللہ کی حیثیت اپنے دور میں اسلام کے عظیم جرنیل اور فاتح سیف من سیوف اللہ خالد بن ولید کی سی ہے۔مولانا امرتسری کو قسامِ ازل سے گوناں گوں اوصاف اور خوبیاں ملی تھیں۔قدرت نے مولانا امرتسری میں بے شمار اوصافِ حسنہ ودیعت فرمائے تھے۔مولانا امرتسری جامعِ صفات جامعِ حیثیات اور جامعِ کمالات شخصیت تھے۔انکا علم آفاقی۔ان کی معلومات ہمہ گیر اور ان کا ذہن ہمہ جہتی تھا۔وہ زندگی بھر اسلام کی حمایت میں باطل قوتوں سے نبرد آزما رہے۔قوم نے انہیں شیرِ پنجاب، امام المناظرین اور فاتح قادیان کا خطاب دیا۔معاصرین نے انہیں اپنے قلمی ترکتازیوں

کا نشانہ بھی بنایا اور کچھ معاصرین نے بے حد و حساب انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا امرتسری کی شخصیت پر مولانا عبدالمجید سوہدروی مرحوم نے سیرت ثنائی، مولانا محمد داؤد راز دہلوی نے حیات ثنائی، مولانا ابویحیٰ امام خان نوشہروی نے تذکرہ ثنائی کے عنوان سے بہترین کتابیں لکھیں۔ لیکن ابھی تک یہ موضوع تشنہ تھا۔ ہمارے فاضل دوست ملک عبدالرشید عراقی نے پونے دوصد صفحات کی یہ کتاب لکھ کر بہت حد تک اس تشنگی کو بجھایا ہے۔ خصوصاً مختلف تحریکوں میں مولانا امرتسری کا کردار اور مولانا کے مناظروں کی جھلک نہایت خوبصورت انداز میں پیش فرمائی ہے۔ کتاب میں ۱۲ باب لکھ کر مولانا کی علمی خدمات کو بڑی جامعیت سے بیان فرمایا ہے۔ خصوصاً مولانا مرحوم کی ۱۳۲ تصنیفات کا تذکرہ و تعارف کتاب کا شاہکار ہے۔ عراقی صاحب ہمارے علمی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت کے مالک ہیں۔ سیرت نگاری میں وہ اپنا ایک منفرد اسلوب رکھتے ہیں۔ ان کا منفرد اسلوبِ بیان کتاب کی سطر سطر سے نمایاں ہے۔ مولانا امرتسری کی خدمات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے۔ کہ ضرورت تھی کہ ہماری جماعت ثنائی اکیڈمی کے عنوان سے ایک ادارہ قائم کرتی جس میں مولانا مرحوم کی تصنیفات کی اشاعت کا بندوبست کیا جاتا۔ اور مولانا امرتسری مرحوم کی شخصیت پر ملک کے دانشور داد قلم دیتے ــــــ عرصہ کی بات ہے۔ کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے جامعہ سلفیہ میں ثنائی ہال بنانے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن حاجی اسحاق حنیف اور مولانا سلفی کی وفات کے بعد جماعت کے بزرجمہروں اور جمعیت کی قیادت کے لاماؤں نے اپنے سرمایہ اور دولت کے بل بوتے پر اس پر خطِ نسخ کھینچ دیا۔ کتاب کے صفحہ پانچ پر کتاب کا انتساب، حضرت الاستاذ مولانا عطاء اللہ حنیف کے نام خاصی زیادتی کی بات ہے۔ مولانا بھوجیانی بقیدِ حیات ہیں۔ اب بھی ان سے ہمارے موقف کی تصدیق کروائی جاسکتی کہ مولانا بھوجیانی مولانا امرتسری کو خالص اہلحدیث نہیں سمجھتے، بلکہ مولانا بھوجیانی دلائل کے ساتھ غزنوی اور روپڑی علماء کی تائید کرتے ہیں۔ مولانا امرتسری کے موقف کو غلط گردانتے ہیں۔ ہمارے اس دعویٰ کے ثبوت میں علمائے جانپور کے حالات پر جو کتاب تازہ تازہ شائع ہوئی ہے۔ اس میں مولانا بھوجیانی کا موقف ملاحظہ فرمایا جاسکتا ہے۔ حیرت ہے کہ عراقی صاحب نے ایک ایسی شخصیت کو مولانا امرتسری کا محبِ خصوصی گردانا۔ جو کسی بھی اعتبار سے ان سے کوئی عقیدت و محبت نہیں رکھتی، ہاں البتہ ممبر وفاقی مجلسِ شوریٰ اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل اگر وجہ انتساب ہو سکتی ہے۔ تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ عراقی صاحب نے عقیدت کی حد تک ثنائی غزنوی، ثنائی روپڑی نزاع میں مولانا امرتسری کے موقف کو درست قرار دیا ہے۔ روپڑی علماء کے تذکرہ

باقی ص ۳۹